امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

محمد عرفان الحق ایڈووکیٹ

آپؓ کا اسم گرامی ''عمر''، لقب ''فاروق'' اور کنیت ''ابوحفص'' ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک نویں پشت پر سیدنا محمد ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپؓ کی ولادت عام الفیل کے تیرہ سال بعد ہوئی اور آپؓ ستائیس سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چونکہ نبی کریم ﷺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے لیے بہت دعا فرمایا کرتے تھے اس لیے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر نبی ﷺ بہت خوش ہوئے اور اپنی جگہ سے چند قدم آگے چل کر آپ کو گلے لگایا اور آپؓ کے سینہ مبارک پر دستِ نبوت پھیر کر دعا دی کہ: اللہ ان کے سینہ سے کینہ وعداوت کو نکال کر ایمان سے بھر دے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام پر مبارک باد دینے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے اسلام کی شوکت وسطوت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا اور مسلمانوں نے بیت اللہ شریف میں اعلانیہ نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ آپؓ وہ واحد صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اعلانیہ اسلام قبول کیا اور اعلانیہ ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے موقع پر طواف کعبہ کیا اور کفار مکہ کو للکار کر کہا کہ میں ہجرت کرنے لگا ہوں یہ مت سوچنا کہ عمر چھپ کر بھاگ گیا ہے، جسے اپنے بچے یتیم اور بیوی بیوہ کروانی ہو وہ آ کر مجھے روک لے، مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی کے آپؓ کے مقابل آتا۔

ہجرت کے بعد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رہے۔ غزوۂ بدر میں اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ غزوۂ احد میں انتشار کے باوجود اپنا مورچہ نہیں چھوڑا۔ غزوۂ خندق میں خندق کے ایک طرف کی حفاظت آپؓ کے سپرد تھی بعد ازاں بطور یادگار یہاں آپؓ کے نام پر ایک مسجد تعمیر کی گئی۔ غزوۂ بنی مصطلق میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک کافر جاسوس کو گرفتار کر کے دشمن کے تمام حالات دریافت کر کے اسے قتل کر دیا، جس کے باعث کفار پر دہشت طاری ہو گئی۔ غزوۂ حدیبیہ میں آپؓ، مغلوبانہ صلح پر راضی نہ ہوتے تھے مگر نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے سرِ تسلیم خم کیا اور جب سورۂ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو یہ سورت سنائی کیونکہ اس میں بڑی خوش خبری اور فضیلت انہی کے لیے ہے۔ غزوۂ خیبر میں رات پہرے کے دوران ایک یہودی کو گرفتار کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ اس سے حاصل شدہ معلومات ہی فتح خیبر کا بہترین ذریعہ ثابت ہوئیں۔ غزوۂ حنین میں مہاجرین صحابہؓ کی سرداری امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو مرحمت کی گئی۔ فتح مکہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے کعبہ میں عمرہ یا اعتکاف کی اجازت طلب کی تو نبی علیہ السلام نے اجازت کے ساتھ فرمایا: ''اے میرے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا''۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: نبی ﷺ کے اس

مبارک جملہ کے عوض اگر مجھے ساری دنیا بھی مل جائے تو میں خوش نہ ہوں گا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کفر ونفاق کے مقابلہ میں بہت جلال والے اور کفار ومنافقین سے شدید نفرت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی ومنافق کے مابین حضور انور ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا مگر منافق نہ مانا اور آپؓ سے فیصلہ کے لیے کہا۔ آپؓ کو جب علم ہوا کہ نبی ﷺ کے فیصلہ کے بعد یہ آپؓ سے فیصلہ کروانے آیا ہے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر کے فرمایا: جو میرے نبی ﷺ کا فیصلہ نہیں مانتا میرے لیے اس کا یہی فیصلہ ہے۔ کئی مواقع پر حضور نبی کریم ﷺ کے مشورہ مانگنے پر جو مشورہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیا، قرآن کریم کی آیات مبارکہ اسی کی تائید میں نازل ہوئیں۔ ازواج مطہراتؓ کے پردہ، قیدیان بدر، مقام ابراہیم پر نماز، حرمتِ شراب، کسی کے گھر میں داخلہ سے پہلے اجازت، تطہیر سیدہ عائشہؓ جیسے اہم معاملات میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے، مشورہ اور سوچ کے موافق قرآن کریم کی آیات نازل ہوئیں۔ علماء وفقہاء کے مطابق تقریباً 27 آیات قرآنیہ ایسی ہیں جو براہ راست فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تائید میں نازل ہوئیں۔

جب آپؓ تخت خلافت اسلامیہ پر متمکن ہوئے تو اعلان فرمادیا کہ: میری جو بات قابل اعتراض ہو مجھے اس پر برسرعام ٹوک دیا جائے۔ ''امیر المؤمنین'' کا لفظ سب سے پہلے آپؓ ہی کے لیے استعمال ہوا، کیونکہ آپؓ سے پہلے، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کو ''خلیفۃ الرسول'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ آپؓ اپنی خلافت میں رات کو رعایا کے حالات سے آگاہی کے لیے گشت کیا کرتے تھے۔ اپنے دور خلافت میں اپنے بیٹے عبداللہؓ بن عمرؓ کا وظیفہ 3 ہزار مقرر کیا جبکہ حضراتِ حسنؓ و حسینؓ کا 5،5 ہزار اور سیدنا اسامہؓ بن زیدؓ کا 4 ہزار وظیفہ مقرر کیا۔ آپؓ نے 17 ہجری میں سیدنا علیؓ وسیدہ فاطمہؓ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے نکاح فرمایا اور 40 ہزار درہم مہر ادا فرمایا۔

آپؓ نے اپنے حکام کو باریک کپڑا پہننے، چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھانے اور دروازے پر دربان رکھنے سے سختی سے منع فرما رکھا تھا۔ مختلف اوقات میں اپنے مقرر کردہ حکام کی جانچ پڑتال بھی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ملک شام تشریف لے گئے اس وقت حاکم شام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا اور دروازہ پر دربان بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ چونکہ یہ سرحدی علاقہ ہے اور یہاں دشمن کے جاسوس بہت ہوتے ہیں اس لیے میں نے ایسا کیا تاکہ دشمنوں پر رعب و دبدبہ رہے، جس پر فاروق اعظمؓ نے سکوت فرمایا۔

اپنے دور خلافت میں مصر، ایران، روم اور شام جیسے بڑے ملک فتح کیے۔ 1 ہزار 36 شہر مع ان کے مضافات فتح کیے۔ مفتوحہ جگہ پر فوراً مسجد تعمیر کی جاتی۔ آپ کے زمانہ میں 4 ہزار مساجد عام نمازوں اور 9 سو مساجد نماز جمعہ کے لیے بنیں۔ قبلۂ اول بیت المقدس بھی دور فاروقی میں بغیر لڑائی کے فتح ہوا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فاروقی حکم سے جب بیت المقدس پہنچے تو وہاں کے یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ ہماری کتابوں کے مطابق فاتح بیت المقدس کا حلیہ

آپ جیسا نہیں لہٰذا آپ اسے فتح نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط میں صورت حال لکھ بھیجی اور پھر جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیت المقدس آمد پر چابیاں آپ کے حوالہ کی گئیں کیوں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے آپ کا حلیہ مبارک اپنی کتابوں کے مطابق پالیا تھا۔ انہی سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فتح مصر کے بعد ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط اطلاع دی کہ دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا ہے اور لوگ ہر سال ایک خوب رو دوشیزہ کی بھینٹ چڑھاتے ہیں تو دریا میں پانی اتر آتا ہے۔ تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواباً ایک خط تحریر فرما کر روانہ کیا کہ یہ خط دریا کی ریت میں دبا دیا جائے۔ جیسے ہی خط دبایا گیا تو دریائے نیل میں پانی چڑھ آیا بلکہ پہلے سے چھ گنا زیادہ پانی ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خط کا مضمون یہ تھا کہ اے دریا! اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہمیں تیری کوئی حاجت نہیں اور اگر تو اللہ کی مرضی سے بہتا ہے تو بہتا رہ۔ کئی قرآنی وعدے اور خوش خبریاں آپؓ ہی کے دور خلافت میں پوری ہوئیں۔ فاروقی دور خلافت 22 لاکھ مربع میل کے وسیع رقبہ پر محیط تھی۔ پولیس کا محکمہ بھی آپؓ ہی نے قائم فرمایا۔ کئی علاقوں میں قرآن اور دینی مسائل کی تعلیمات کیلئے سیدنا معاذؓ بن جبل، سیدنا عبادہؓ بن صامت، سیدنا ابیؓ ابن کعب، سیدنا ابوالدرداءؓ، سیدنا سعدؓ اور سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ وغیرہ جیسے اجلّہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مقرر فرمایا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ پر اگر تفصیلاً تحریر کیا جائے تو انتہائی وقت وجگہ کی ضرورت ہے۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس امت کے محدث تھے۔ علاوہ ازیں امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ انتہائی معاملہ فہم، دانشمند، زیرک، ذہین اور دور اندیش ومصلحت بین خلیفہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف مواقع پر کئی ایسے ارشادات فرمائے جو کہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں انہی ارشادات میں سے چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے تمام عمال کو یہ فرمان بھیجا ”میرے لیے تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہتمام کے قابل بات، نماز ہے۔ جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا وہ دوسری چیزوں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کر دے گا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے یہاں تک کہ نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ فرمایا کہ سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور منہیات سے اجتناب کرے اور اللہ کے ساتھ اپنی نیت درست رکھے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے کو مقام تہمت سے نہ بچائے وہ اپنی بدظنی کرنے والے کو ملامت نہ کرے۔ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھے گا اس کا کام اسی کے اختیار میں رہے گا۔ ایک بار فرمایا کہ جب کسی عالم کو دیکھو کو دنیا سے محبت رکھتا ہے تو دین کی بات میں اس کا اعتبار نہ کرو۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان و بے مثال عہد خلافت کا ایک نمایاں اور زریں طریقہ کار یہ تھا کہ آپؓ راتوں کو بیدار رہ کر گلی محلوں میں گشت فرمایا کرتے تھے تاکہ اپنی رعایا کے حالات وواقعات اور ضروریات و حاجات ومشکلات وغیرہ سے باخبر رہ سکیں۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے گشت کے دوران کئی ایسے واقعات پیش آئے جن سے آپؓ کی اعلیٰ ظرفی، حکمت وبصیرت اور دانائی ودور اندیشی سمیت آپؓ کے طرز حکمرانی وخلافت کی بے ساختہ داد

دینی پڑتی ہے۔ انہی گشت کے واقعات میں سے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت دورانِ گشت ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی جو کہ اپنے خیمہ کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے علیک سلیک کے بعد گفتگو شروع فرمائی کہ دفعتاً خیمہ کے اندر سے کسی کے رونے کی آواز آئی تو آپؓ کے دریافت کرنے پر اس اعرابی نے بتایا کہ میری بیوی کے دردِ زہ ہے۔ یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے گھر پہنچے اور اپنی اہلیہ سیدہ ام کلثومؓ بنت علیؓ کو لے کر اس اعرابی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے اجازت لے کر اہلیہ کو خیمہ میں بھیج دیا۔ اور خود اعرابی سے بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ اچانک خیمہ سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے پکار کر کہا کہ امیر المؤمنین! اپنے دوست کو لڑکے کی ولادت کی خوشخبری دیں۔ اس اعرابی نے جو ''امیر المؤمنین'' کا لفظ سنا تو کانپ گیا اور جلدی سے با ادب ہو گیا اور معذرت کرنے لگا تو آپؓ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، صبح کو میرے پاس آنا اور پھر آپؓ نے اس کے بچے کا وظیفہ مقرر فرما کر اسے کچھ مرحمت فرمایا۔ اسی طرح رات کو ایک گھر کے پاس سے گزرے تو اندر سے چند بچوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو وہاں موجود خاتون سے استفسار پر معلوم ہوا کہ بچے بھوکے ہیں اور گھر میں کھانے کو کچھ نہیں، جبکہ خاتون نے خالی دیگچی میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھا رکھی ہے کہ بچے اسی طرح کھانا پکنے کا انتظار کرتے کرتے سو جائیں۔ امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ یہ سن کر بہت آزردہ و رنجیدہ ہو کر رونے لگے اور الٹے پیروں بیت المال میں آ کر وہاں سے کچھ آٹا، چربی، چھوہارے، کپڑے اور کچھ نقدی لی اور اپنے غلام اسلم سے فرمایا کہ یہ سب میرے پیٹھ پر لا دے۔ اسلم کہنے لگے کہ امیر المؤمنین میں لے چلوں گا مگر نہ مانے کہ روزِ قیامت تو پوچھ مجھ سے ہی ہونی ہے۔ الغرض سیدنا عمرؓ نے سب سامان اپنی پیٹھ پر لادا اور اس خاتون کے گھر جا پہنچے اور خود ہی دیگچی میں اشیاء خورد ڈال کر پکایا کہ آگ کا دھواں آپؓ کی ریش مبارک میں بھر گیا۔ کھانا تیار کر کے بچوں کو اپنے سامنے کھلوا کر کچھ دیر مزید وہیں رکے رہے کہ بچوں کو بھوک سے روتے دیکھا تو اب بھرے پیٹ کے ساتھ کھیلتے بھی دیکھ لیں۔

الغرض آپؓ کا دورِ خلافت بہت مبارک اور اشاعت و اظہارِ اسلام کا باعث تھا۔ غرضیکہ خلافت راشدہ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کو ایک نمایاں و ممتاز مقام حاصل ہے۔ 27 ذی الحجہ بروز بدھ ایرانی مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے نمازِ فجر ادائیگی کے دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مار کر شدید زخمی کر دیا۔ اور یکم محرم الحرام بروز اتوار اسلام کا یہ بطلِ جلیل، نبی ﷺ کی دعاء، اسلامی خلافت کا تاج دار، 63 سال کی عمر میں شہادت جیسے عظیم مرتبے پر فائز ہوا۔ آپؓ کی نمازِ جنازہ سیدنا صہیب رومیؓ نے پڑھائی۔ روضہ نبوی میں نبی مکرم ﷺ اور خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبروں کے ساتھ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک بنائی گئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ اللہ پاک اِس عظیم المرتبت شخصیت کی قبر مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین!